٧٨٦
٩٢

ریاضِ طریقت

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد عبدالحمید صاحب حامد القادری
جامعہ مدینۃ العلوم پھکولی شریف۔ گورول
مظفرپور

ناشر

مکتبہ رضا مدینۃ العلوم پھکولی شریف۔ گورول مظفرپور

Scanned by CamScanner

۷۸۶
۹۲

رضائے طریقت

مرتبہ و مصنفہ

بدرالافاضل صدرالاماثل حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ

محمد عبدالحمید صاحب حامد القادری

ناظم عمومی جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادری بھکولی شریف ڈاکخانہ گورول

ضلع مظفرپور (بہار)

ناشر

مکتبہ رضا مدینۃ العلوم بھکولی شریف۔ گورول مظفرپور

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے Rs. 1.50

باسمہٖ تعالیٰ

منقبت

بہ حضور شیخ المشائخ محبوب الاولیاء سرکار سرکاہی شریف
علیہ الرحمۃ والرضوان

از: حامد القادری غفرلہٗ

ضوفگن ہیں دہر میں انوار سرکاہی شریف
جانتے ہیں اہل دل اسرار سرکاہی شریف

مَنْ اٰذیٰ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ ہے جسکا وقار
منہ کی کھائے کیوں نہ پھر غدار سرکاہی شریف

جس امانت کا تحمل چرخ و گیتی کو نہیں
رکھتے ہیں سینے میں وفادار سرکاہی شریف

کیوں نہ ہر متقی ہو غالب رزم گاہ زیست میں
"شہرۂ آفاق ہے "تلوار سرکاہی شریف"

تو نے دل میں بھر دیا نور خلوص و اتحاد
زندہ باد اے عظمت دربار سرکاہی شریف

کتنے ذروں کو کیا ہے تو نے رشک آفتاب
اک نظر حامد پہ بھی سرکار سرکاہی شریف

تقریظ جلیل

از فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا اشرف القادری صاحب نیپالی

صدر المدرسین جامعہ مدینۃ العلوم و صدر مفتی تبلیغی دار الافتاء والارشاد ڈھکولی شریف
مظفر پور

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ سر آمد سالکاں عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت الحاج الشاہ محمد تیغ علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جلیل القدر پیشوا، یگانۂ روزگار رہنما اور معارف شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے تقدس و پاکیزگی اور جلالت و بزرگی کے ذکر جمیل سے فضائے بسیط معمور ہے۔ نہ جانے دلوں کے کتنے ویران خانے آپ کی توجہ کامل اور نگاہ ناز عنایت کی برکتوں سے آباد اور تشنگان شراب معرفت سرشار و شادکام ہوئے۔ آپ کی شخصیت اتنی باثر اور پرکشش تھی کہ ہزاراں ہزار بنی نوع بشر آپ کی محبت کے شیدا اور آپ کے عشق کے قتیل ہوئے۔ اور آج بھی بعد وصال عالم یہ ہے کہ عاشقان نالہ نصیب اپنی اپنی داستان غم عشق سنانے اور عقیدتوں کا خراج پیش کرنے اطراف و اکناف عالم سے در دولت پہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور سنگ در جاناں پہ جبہ سائی کرتے ہیں۔

اہل بصیرت پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ آپ کی ہستی مسعود ایمان کامل اور معرفت حق کی تفسیر کر گئی۔ کائنات کے رموز و نکات چند اشاروں میں سمجھا گئی۔ حریم حق میں آپ کا مقام و جاہت کیا تھا شہید و بصیر جلّت عظمتہٗ کو معلوم، دنیا والے آپ کو ایک مرشد کامل نائب خیر الوریٰ وارث علوم مرتضیٰ آفتاب ولایت ماہتاب طریقت کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

محبت وعقیدت کا کروڑوں سلام ایسے رہنما پر جس کے صحیفۂ زندگی میں جلوۂ آفتاب ہاشمی جھلکتا ہے۔ آپ کا مزار فائض الانوار سرکا ہی شریف ضلع مظفر پور میں فیض بخش خاص وعام ہے۔

پیش نظر کتاب مسمّٰی بہ **ریاض طریقت** شاہزادۂ جلالۃ الارشاد حضرت علامہ الحاج الشاہ مولانا حامد القادری صاحب مدظلہ العالی کا نتیجۂ قلم ہے جس کے مضامین دُرِّ عدن کی طرح قیمتی ہیں۔ مولانا موصوف نے اپنی اس کتاب میں شیخ المشائخ حضرت سرکار سرکاہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے خلفائے کرام کے حالات زندگی، بیعت وارادت کے معنی، آداب طریقت و شیخ طریقت جیسے اہم مضامین کو نہایت ہی عام فہم اور دل نشیں انداز میں بیان فرمایا ہے۔

مؤلف موصوف دام اقبالہ، حضرت جلالۃ الارشاد الحاج الشاہ **محمد نمازی** صاحب قبلہ خلیفہ اجل حضرت شیخ المشائخ کے فرزند ارجمند اور خلف نامور ہیں۔ آپ کا علم وفضل محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی ادارت وقیادت میں مشہور مذہبی عربی درسگاہ جامعہ مدینۃ العلوم پھکولی شریف ملت کے نونہالوں کو اپنی آغوشِ کرامت میں علمی و ادبی نشوونما دے رہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذَا الْكِتَابَ الْمُعَلّٰى كَالْبَدْرِ فِي السَّمَآءِ وَ اَدِمْ اِقْبَالَ الْمُؤَلِّفِ بِالرِّفْعَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْاِهْتِدَآءِ دَآئِمًا اَبَدًا ٥

اشرف القادری الاحمدی عفی عنہ

صدر المدرسین جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادری پھکولی شریف مظفر پور

مورخہ ۷، ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ پنجشنبہ

Scanned by CamScanner

شجرۂ علیہ حضراتِ عالیہ قادریہ مجیدیہ آباد انیہ فریدیہ تیغیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ[۱] کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا[۲] کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ[۳] کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد[۴] کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ[۵] علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق[۶] کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم[۷] اور رضا[۸] کے واسطے

بہرِ معروف[۹] و سری[۱۰] معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ[۱۱] باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی[۱۲] شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
کر عطا اقبال ابوالقاسم[۱۳] علی کے واسطے

منزلِ توحید میں ثابت قدم رکھ اے کریم
عبدِ واحد[۱۴] سرورِ اہلِ وفا کے واسطے

بوالفرح[۱۵] کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن[۱۶] اور بوسعید[۱۷] سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادر[۱۸] قدرت نما کے واسطے

اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق[۱۹] تاج الاصفیا کے واسطے

کر ہبہ مجد و شرف کونین میں ربّ العلیٰ
شرفِ[۲۰] دیں، عبد وہاب[۲۱] پیشوا کے واسطے

کر عطا عقلِ سلیم و ذوقِ عرفاں بے بہا
شہ بہاء الدین[۲۲] عقیلِ[۲۳] باصفا کے واسطے

اس شبِ دیجورِ غم کو جلوۂ خورشید دے
شاہ شمس الدین[۲۴] صحرائی لقا کے واسطے

بھیک دے نور و ضیا کی اے میرے ربِّ رحیم
شہ گدا رحمن[۲۵] اول پرضیا کے واسطے

نورِ دین و معرفت سے میرا دل پرنور کر
شمس دیں[۲۶] عارف سراجِ اولیا کے واسطے

دور کر رنج و الم اے مالکِ عرشِ مجید
شہ گدا رحمن[۲۷] ثانی غم زدا کے واسطے

کر عنایت دو جہاں میں فضل و اقبال و کمال
شہ فضیل[۲۸] و شہ کمال[۲۹] رہنما کے واسطے

زیست نا فرجام کو بخت سکندر ہو عطا　　حضرت شاہ سکندر[۳۰] بادشا کے واسطے
احمد مختار کی سنت پہ قائم رکھ مجھے　　شیخ احمد[۳۱] شمع بزم اتقیا کے واسطے
عظمت انسانیت کے راز سے آگاہ کر　　آدم[۳۲] و پیر محمد[۳۳] پارسا کے واسطے
جذبۂ عشق و عمل دے خالق ارض و سما　　شہ محمد خاں[۳۴] لودھی حق نما کے واسطے
ذیل افکار پریشاں چاک کر میرے خدا　　شہ محمد[۳۵] میر محمد[۳۶] مقتدا کے واسطے
کارگاہ امتحاں میں عزم محکم ہو عطا　　سیدی میر محمد[۳۷] زکریا کے واسطے
زندگی کو اپنی خوشنودی میں شاد آباد رکھ　　شاہ آبادانی[۳۸] شیخ اصفیا کے واسطے
غم کے ماروں پر ہمیشہ سایۂ احسان رکھ　　شاہ احساں[۳۹] علی بدر العلیٰ کے واسطے
علم حق سے بہرۂ وافر عطا ہو اے علیم　　حضرت عبد العلیم[۴۰] مقتدا کے واسطے
جلوۂ شاداب سے بے تاب کو شاداب کر　　شاہ دیدار[۴۱] علی خاں حق نما کے واسطے
شان زہد و ورع میں کر منفرد میرے خدا　　شہ فرید الدین[۴۲] فرید الاولیا کے واسطے
دے جلال عشق و ایماں اس جبین عجز کو　　شہ جلال الدین[۴۳] رضی مصطفیٰ کے واسطے
میرے مولیٰ کر شہید تیغ تسلیم و رضا　　حضرت تیغ علی[۴۴] مرتضیٰ کے واسطے
زندگی کی ہر ادا ساجد رہے تیرے حضور　　شیخ کامل شہ[۴۵] نمازی رہنما کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ[۲۱] عین عز، علم و عمل
عفو و عرفاں، عافیت حائر گدا کے واسطے

حرفِ اوّل

صحبت نیکاں اگر یک ساعت است ۔ بہتر از صد سالہ زہد و طاعت است

صحبت کی اثر انگیزی اور تاثیر مُسلّم ہے۔ وہ صحبت رسالت ہی کا فیضان کرم تھا جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہ عظیم مقام عطا کیا جہاں تک رسائی کسی ولی، غوث، قطب اور ابدال وغیرہ کی نہیں صحبت تو وہ چیز ہے جو روحانیت سے گزر کر مادیت تک میں اپنا اثر دکھلاتی ہے۔

صوفیائے کرام نے اس نکتہ کو بخوبی سمجھا اور طالب سلوک کو تزکیۂ قلب تصفیۂ روح اور اصلاح نفس کے لئے صحبت نیک کو نہایت ضروری قرار دیا۔ سچ ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا ۔ دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

لیکن ہر شخص کو اس کی گنجائش کہاں کہ صحبت نیک کو لازم پکڑے اور کسی عالم باعمل، ولی کامل یا بندۂ صالح کی خدمت میں اپنے کو وقف کر دے۔ بایں سبب زمانہ سلف سے معمول ہے کہ بزرگوں کے حالات، واقعات اور ارشادات کو کتابی شکل دیکر زیادہ سے زیادہ افراد انسانی کو استفادہ کا موقع فراہم کر دیا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب ریاض طریقت اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے جس میں عظیم مصلح امت حضرت شیخ المشائخ محبوب الاولیاء الحاج الشاہ محمد شیخ علی صاحب قادری مجددی آبادانی فریدی سرکار سرکاہی علیہ الرحمۃ والرضوان ضلع مظفر پور کے حالات واقعات مع چند مسائل سلوک بیان کیے گئے ہیں۔ مجھے امید قوی ہے کہ طالبان صادق اور رہروان سلوک اس سے بیش از بیش فائدہ اٹھائیں گے

حامد القادری غفرلہٗ
جامعہ مدینۃ العلوم پھکولی شریف مظفر پور
۴ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ م ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء
دوشنبہ مبارکہ

Scanned by CamScanner

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

ذکر جمیل حضرت شیخ المشائخ محبوب الاولیاء الحاج الشاہ محمد شفیع علی صاحب قبلہ قادری مجددی آبادانی فریدی مظفرپوری قدس سرہ العزیز

ولادت اور بچپن کے حالات حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت باسعادت آپ کے آبائی وطن موضع گوریارہ شریف تھانہ کانٹی ضلع مظفرپور میں ۱۳۰۰ھ میں ہوئی۔ گوریارہ شریف مظفرپور شہر سے بارہ کلومیٹر پچھم اور سرکاہی شریف سے دو کلومیٹر دکھن ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ عالیہ کلکتہ میں داخلہ لیا۔ متوسطات تک ہی تعلیم ہو سکی تھی کہ آپ کے والد محترم کا وصال ہو گیا اور تعلیم کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ کتب بینی کا شوق بچپن سے تھا۔ کثرت مطالعہ نے آپ کی مذہبی معلومات میں قابل قدر اضافہ کیا۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ ایام رضاعت وطفولیت میں آپ کی کئی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔

بیعت وخلافت فرائض الٰہیہ کی ادائیگی کے ساتھ ذکر وفکر اور اوراد ووظائف کا شوق آپ کو بچپن سے تھا۔ آپ کے استاذ گرامی مولوی سبحان علی صاحب مرحوم متوطن ہرپور مچھیا ضلع مظفرپور نے آپ کو چند اذکار جلالی کی تعلیم دی تھی جنہیں آپ بلا ناغہ پابندئ اوقات کے ساتھ ادا کرتے رہے اور ذکر الٰہی سے حظ روحانی حاصل کرتے رہے۔ ذکر وفکر کی جانب آپ کا میلان بڑھتا گیا آپ کو شیخ کامل کی تلاش وارفتہ کرتی گئی۔ بالآخر یہی وارفتگی شوق منزل کے لئے راہبر ہوئی۔

جن دنوں کاروبار کے سلسلہ میں آپ کلکتہ میں قیام فرما تھے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت سرکار اعظم حضرت علامہ حافظ شاہ فریدالدین صاحب آروی قدس سرہ العزیز کے خلیفہ

بزرگ حضرت علامہ مولانا شاہ سمیع احمد صاحب مونگیری علیہ الرحمۃ والرضوان رونق افروز کلکتہ ہیں۔ فوراً حاضر خدمت ہوئے سلام و دست بوسی کے بعد با ادب کھڑے رہے شیخ کامل نے منزل عرفان کے مسافر کو نگاہ بھر کر دیکھا۔ بیٹھنے کا حکم دیکر مکان اور مقصد حاضری پوچھا۔ ابتدائی حالات اور تعلیمات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے شیخ کامل نے مخلص عقیدت مند کے سر پر دست شفقت پھیرا۔ اور فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ کی تلاوت کی۔ آپ کے سارے جسم میں برقی رو دوڑ گئی۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

آپ نے عرض کی۔ حضور! مجھے اپنی غلامی میں داخل کر لیجیے۔ شیخ کامل نے اسی وقت شرف بیعت سے سرفراز فرما کر سلسلہ قادریہ مجددیہ آبادانیہ فریدیہ کی تعلیم عطا فرمائی۔ اور دوسرے روز بعد نماز مغرب حلقۂ ذکر میں شامل ہونے کی تاکید کر کے واپسی کا حکم فرمایا۔ آپ اپنی قیام گاہ کے لیے واپس ہو رہے تھے کہ ایک مجذوب یہ کہتا ہوا تیزی سے گزر گیا ؎

"نرگس اندر باغ حیران از نگاہ مست تو ۔ چشم آہو در بیاباں از نگاہ مست تو

ہاں جی! مردوں کا یہی کام ہے"

آپ کا روزانہ کا معمول ہو گیا کہ دن کے اوقات فکر معاش میں اور رات کے لمحے ذکر الٰہی، فکر معاد یا شیخ کامل کی صحبت میں گزارتے۔ آپ نے جس تندہی و جانفشانی سے اذکار و اوراد اور وظائف و مجاہدات کی پابندی کی ہے حق یہ ہے کہ وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ ایک ایک نشست میں بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ ہزار نفی اثبات حبس دم کے ساتھ ادا کرتے۔ ایک حبس میں ایک ہزار نفی اثبات تو بلا تکلف ادا فرماتے۔ کثرت ذکر کے باعث جسم اور پاؤں میں لرزہ پڑ جاتا تو رسی سے پاؤں مضبوطی سے باندھ لیتے

Scanned by CamScanner

لیکن ریاضت و مجاہدہ ترک نہیں فرماتے۔

شیخ کامل کا جب آخری وقت آپہنچا تو اپنے مرید مخلص کو ارشاد فرمایا کہ تم میرے خلیفہ عارف باللہ حضرت مولانا علی لال گنجی علیہ الرحمہ کے پاس آتے جاتے رہو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری تکمیل سلوک انہیں سے ہوگی۔ چنانچہ حضرت مولانا علی لال گنجی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضری اور اوراد و اشغال کی پابندی آپ کی لازمہ حیات بن گئی۔ مرشد کامل نے تکمیل سلوک کرا کر مورخہ ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۱ھ میں بمقام خانقاہ شریف خان پور ضلع مونگیر اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ محمد شیخ احمد صاحب قدس سرہ العزیز کے عرس پاک کے موقع پر مجمع عام میں دستار خلافت و خلعت ارشاد سے سرفراز فرمایا۔ اور مزار اقدس پر لے جاکر عرض کیا کہ لیجیے جو حضور کا حکم تھا اس کی تعمیل کر کے حاضر خدمت کر دیا اب حضور کو اختیار ہے۔ یہ پہلی اجازت و خلافت تھی۔

پھر جد طریقت سرکار اعظم حضرت علامہ حافظ شاہ فرید الدین آروی قدس سرہ العزیز کے سجادہ نشین حضرت مولانا مولوی حافظ شاہ محمد صاحب علیہ الرحمہ نے ۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء کو سلسلہ قادریہ مجددیہ آبادانیہ فریدیہ کی اجازت و خلافت مرحمت فرمائی۔ اس کے چند دنوں بعد بتاریخ ۲۸ رجب ۱۳۴۹ھ آپ کو سلسلہ قادریہ وارثیہ عمادیہ جنیدیہ اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ صابریہ قلندریہ کی اجازت و خلافت حضرت مولانا سید شاہ محی الدین صاحب پھلواروی علیہ الرحمہ نے عطا کی۔ اور چوتھی حضرت مولانا سید شاہ حکیم جلال الدین صاحب جھوسوی علیہ الرحمہ خلیفہ سرکار اعظم حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی علیہ الرحمہ نے عطا فرمائی۔

انقلاب عظیم | حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان نے جس ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں وہ نہایت ایمان شکن، کفر آمیز اور جہالت وضلالت کا ماحول تھا۔ پورے علاقہ میں علم کی روشنی گل تھی۔ جہالت نے پورا قبضہ جما رکھا تھا۔ غیر مسلموں کی تہذیب اور ان کے مشرکانہ رسومات کی چھاپ مسلم معاشرہ پر بہت گہری تھی تاڑی و شراب خوری زندگی کا معمول بن چکی تھی۔ شادی بیاہ میں جب تک رقص وسرود اور فحش و مغلظات کا مظاہرہ نہ ہو ذوق کو تسکین نہیں ملتی تھی۔ ایسے ہوش ربا دور میں آپ نے تبلیغی و اصلاحی دورہ شروع کیا اور پیار بھرے انداز میں لوگوں کو ان کی خرابیاں اور ماحول کی برائیاں بتا کر ان سے بچنے کی تاکید کی۔ فروغ علم و اشاعت دین کے لئے جگہ جگہ مدرسے اور مکاتیب قائم فرمائے اور اپنی خدمت مبارکہ سے فیض پانے والے صاحب استعداد ارادت مندوں کی ایک ایسی فوج تیار کی جس نے کفر و شرک، جہالت وضلالت اور بدکرداری و غلط روی کے خلاف محاذ قائم کر کے ماحول کو پاکیزہ بنادیا۔ شکر خدا کہ آج آپ کے دامن کرم سے وابستہ علماء، مشائخ اور حفاظ کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے علوم اسلامیہ کی تحصیل اور طہارت ظاہر کے لئے درس گاہیں اور مدارس صفائے باطن اور طہارت قلب کے لئے دانش گاہیں اور مقدس خانقاہیں ہزاروں کی تعداد میں عالمگیر پیمانے پر اپنے شیخ کامل علیہ الرحمۃ کی مقدس تحریک کے پھیلانے میں مصروف و کوشاں ہیں ؎

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے ۔ اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شریعت و طریقت کا سنگم | حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کی دلی خواہش تھی کہ ان کی مقدس خانقاہ بزرگان سلف رحمہم اللہ تعالیٰ

کی خانقاہوں کا نمونہ ہوتی۔ اور علم طریقت کی اشاعت کے ساتھ علم شریعت کی تبلیغ کا
بھی یہاں مرکز ہوتا۔ اتنے وسیع منصوبہ کے لئے گوریارہ شریف کی زمین تنگ معلوم
ہوئی۔ اس لئے مخلصین سلسلہ کے مشورہ سے ۱۳۵۵ھ میں آپ نے ہجرت
فرماکر سرکانہی شریف کو مستقل اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ سب سے پہلے خانقاہ
شریف کی تعمیر ہوئی۔ پھر اس کے مغرب میں نہایت خوبصورت مسجد بنوائی۔ اس
کے بعد عالی شان مقبرہ تعمیر کرایا۔ ۱۳۶۲ھ میں علم شریعت کی اشاعت کی غرض
سے مقبرہ شریف کے پورب ایک عظیم دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔ جاں نثار مریدوں
اور علم دوست عقیدت مندوں کے تعاون سے آناً فاناً مدرسہ کی عمارت
کھڑی ہوگئی۔ سچے سنی صحیح العقیدہ مدرسین بحال کئے گئے اور دارالعلوم علیمیہ
انوارالعلوم سرکانہی شریف خدمت دین و اشاعت علم میں سرگرم عمل ہوگیا۔
بیرونی طلبہ کی تعداد میں جب اضافہ ہوا تو دیہاتی دشواریوں کے باعث علیمیہ
انوارالعلوم کی ایک فعال اور سرگرم کار شاخ دامودر پور ضلع مظفر پور میں
۱۹۵۰ء میں قائم کی گئی۔ آج ان دونوں چشمہ ہائے علم و فن سے بالواسطہ
یا بلاواسطہ سیراب ہونے والے علماء و حفاظ ملک و بیرون ملک ہزاروں کی
تعداد میں علم و فن اور فکر و دانش کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔

تشریح عقائد و معمولات عقائد و معمولات کی تشریح کرتے ہوئے
وصایا شریف میں آپ رقم طراز ہیں۔

"خدا کا شکر ہے کہ میں عقیدۃً و عملاً حنفی اور مشرباً نادری ہوں۔ میرا
عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ امکان کذب سے منزہ و مقدس ہے نہ جھوٹ اس کی
صفت نہ وہ بول سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں خصوصاً حضور اکرم

Scanned by CamScanner

نورمجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا۔ میں ندائے یا رسول اللہ یا غوث کا قائل ہوں۔ میں ان حضرات کو دربار الٰہی میں اپنا وسیلہ جانتا ہوں۔ ان کی شفاعت کا قائل ہوں۔ میں ان حضرات سے دونوں زندگیوں میں استمداد و توسل کو جائز جانتا ہوں۔ میں میلاد شریف اور قیام و سلام کا قائل ہوں۔ میں فاتحہ گیارہویں اور عرس وغیرہ کو جائز جانتا ہوں۔ میں عملاً مطلقاً ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کی تقلید کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اور ان میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو دوسروں کی تقلید سے افضل سمجھتا ہوں "

قرآن حکیم، احادیث کریمہ، اقوال علماء، اور فرمودات محدثین و مجتہدین کی روشنی میں طے شدہ ان عقائد و معمولات کی تشریح کر کے جب وصایا شریف پر آپ نے دستخط فرمایا ہے تو اس کی تصدیق و تائید میں ملک العلماء فخر المحدثین حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ محمد ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ، فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الحفیظ صاحب حقانی قادری مفتی آگرہ علیہ الرحمہ، حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب علیہ الرحمہ سابق مدرس دار العلوم علیمیہ انوار العلوم داموور پور اور نازش علم و فن حضرت علامہ سید الزماں صاحب حمدوی پوکھریروی مدظلہ العالی نے دستخط کر کے عقائد و معمولات کی صحت و حقانیت کی ضمانت اور حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان کے تصلب فی الدین پر واضح گواہی دی ہے۔

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ، امام المفسرین حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ،

Scanned by CamScanner

فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمہ محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمہ، معمار ملت جلالۃ العلم حضرت مولانا حافظ عبد العزیز صاحب محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ بانی عربی یونیورسٹی مبارکپور اعظم گڑھ وغیرہم یہ سارے مشاہیر و اکابر امت حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کی روحانیت وولایت سے متاثر اور آپ کے دینی وعلمی خدمات کے قدر داں ہیں۔

اتباع شریعت آپ بڑے ہی متشرع اور سنت نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے انتہا پابند تھے۔ اپنے جملہ دینی و دنیاوی معاملات میں احکام شرع ملحوظ رکھتے۔ حتیٰ کہ کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں بھی اس کا پورا پورا خیال رکھتے۔ اپنے مریدین و متوسلین کو بھی شریعت کی پوری پابندی کی تاکید فرماتے۔ آپ اکثر ارشاد فرماتے تھے کہ "کمال شریعت کا نام طریقت ہے بلا اتباع شریعت طریقت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ہوا پر اڑتا ہو، پانی پہ چلتا ہو، آگ پر بیٹھتا ہو لیکن اس کی مونچھیں خلاف شرع بڑھی ہوں تو اس کو ولی مت سمجھو بلکہ وہ شیطان ہے۔" آپ نے نماز باجماعت کی پابندی پوری زندگی کی۔ بیماری کے باعث خود مسجد تک نہیں پہنچ سکتے تو دو آدمیوں کا سہارا لیکر شریک جماعت ہوتے۔

معمولات شبا روزی آپ نماز مغرب باجماعت ادا کرتے۔ پھر حاضرین کے ساتھ چائے وناشتہ لیتے۔ پھر حلقہ ذکر ہوتا۔ تعلیمات دیتے اور اصلاح فرماتے۔ یہ شغل نوری دس بجے رات تک چلتا رہتا۔ پھر فاتحہ پڑھ کر بزرگان سلسلہ کی ارواح طیبات کو ثواب نذر کرتے۔ پھر نماز عشا باجماعت ادا کرکے کھانا تناول فرماتے۔ تھوڑی دیر چہل قدمی کرکے بستر پر لیٹ جاتے۔ تصوف کی کتابیں مثلاً مثنوی مولانا

Scanned by CamScanner

ردم جلہ ارمہ اور کیمیائے سعادت وغیرہ پڑھی جاتیں۔ آپ ترجمہ اور مفہوم ارشاد فرماتے
کبھی کسی نعت خواں سے نعت پاک سنتے۔ یہ سلسلہ بارہ بجے تک چلتا رہتا۔ پھر
ڈھائی بجے تک سو جاتے۔ بیدار ہونے کے بعد حوائج ضروریہ سے فراغت پاکر نماز
تحیۃ الوضو اور نماز تہجد ادا کرتے اور اورا دو اشغال میں مصروف ہو جاتے
وقت مستحب پر نماز فجر با جماعت ادا کرتے۔ پھر حلقۂ ذکر میں بیٹھ جاتے
تعلیمات و اصلاح کے ساتھ پند و موعظت بھی فرماتے رہتے۔ حلقۂ ذکر
اور ذاکرین کے فضائل بیان فرماتے۔ پھر فاتحہ خوانی و شجرہ خوانی کر کے ایصال
ثواب کرتے۔ نماز اشراق و چاشت ادا کر کے تقریباً آٹھ بجے مسجد سے باہر تشریف
لاتے۔ ناشتہ وغیرہ سے فراغت پاکر محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ضرورت
مندوں کو تعویذ عطا فرماتے۔ اور کتب بینی کرتے۔ طاعت و عبادت کے بعد
آپ کا محبوب مشغلہ مطالعہ تھا ساڑھے دس بجے تک مختلف علوم و فنون،
قرآن شریف، حدیث پاک، فقہ، تصوف اور تفسیر وغیرہ کی کتابیں مطالعہ
میں رہتیں۔ گیارہ بجے سے ایک گھنٹہ قرآن پاک کی تلاوت اس طرح کرتے
کہ ایک ایک آیت پڑھکر اس کا ترجمہ کرتے اور تفسیری نکات و عالمانہ تشریحات
فرماتے۔ یہ تقریر اتنی واضح، دلائل سے آراستہ اور حسن بیان سے مزین ہوتی
کہ مذبذبین کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے اور باطل عقائد والوں کو
قبول حق کی توفیق نصیب ہوتی۔ تلاوت کے بعد کچھ آرام لیکر غسل فرماتے
اور نماز ظہر با جماعت ادا کرتے۔ نماز کے بعد تمام حاضرین کی صف بندی کرا کر
سنن و آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ نماز کی ادائے گی کا طریقہ
تلقین فرماتے۔ پھر دن کا کھانا کھا کر قیلولہ کرتے۔ پھر نماز عصر تک خلق خدا

Scanned by CamScanner

کی ہدایت، حاجت مندوں کی حاجت برآری اور مطالعۂ کتب میں مشغول رہتے
نماز عصر ادا کرکے حزب البحر شریف کی تلاوت کرتے۔ پھر ایک گھنٹہ کھلی
فضا میں چہل قدمی فرماتے۔

ملفوظات شریفہ اولیاء اللہ کے ارشادات حقائق و معارف
کا گنجینہ اور علوم و حکمت کا خزانہ ہوتے ہیں حضرت شیخ المشائخ کے
ارشادات آج بھی طالب کے لئے خضر طریقت کا کام کرتے ہیں۔

(۱) تصوف پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ تصوف کے چار درجے ہیں۔ شریعت
طریقت، حقیقت اور معرفت۔ ان چاروں کی مثال اخروٹ کی ہے۔
شریعت پوست ہے، طریقت استخواں، حقیقت مغز ہے اور معرفت
روغن۔ پوست نہ ہو تو استخواں کا پیدا ہونا محال ہے اور استخواں کے بغیر مغز
اور مغز کے بغیر روغن کا وجود کہاں۔ تصوف ایک درخت ہے جس کی جڑ
شریعت، شاخ طریقت، پھول حقیقت اور پھل معرفت ہے۔

(۲) ہر چیز کی شناخت کے لئے تین درجے مقرر ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین
حق الیقین۔ کسی چیز کا نام اس کی شکل و شباہت اگر کوئی بتائے تو اس سے
علم الیقین حاصل ہوگا۔ اس کا تعلق کان سے ہے۔ پھر اگر وہ چیز دیکھ لے تو
اس سے عین الیقین حاصل ہوگا، اس کا تعلق آنکھ سے ہے، اور جب اس
چیز کا تجربہ کر لیا تو حق الیقین حاصل ہو گیا۔ پس ہر چیز کے یقین کے لئے تین
درجے ہوں گے۔ وصف، صورت اور تجربۂ ذات شئے۔ جب تک
انسان کو کسی چیز کا علم نہ ہوگا اس کی طلب محال ہے۔ اور جب علم ہو گیا تو
طالب اس کی طلب میں کوشش کرے گا۔

Scanned by CamScanner

(۳) اصل تصوف یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق چلے۔ بدعتوں اور اپنی طبیعت کی خواہشوں سے پرہیز کرے۔ مشائخ طریقت کی تعظیم و تکریم کرے اور مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

(۴) اپنے لئے نہ نعمت طلب کرو نہ بلا و مصیبت کے دور ہونے کی خواہش کرو۔ اگر نعمتیں قسمت میں ہوں گی تو ضرور پہنچیں گی۔ اسی طرح بلا بھی ضرور پہنچیگی۔ بس چاہیئے کہ سب کو خدا پر چھوڑ دو۔ جب نعمت ملے تو شکر کرو اور جب بلا آئے تو صبر اختیار کرو۔

(۵) اپنے جمیع حرکات و سکنات کو خدا کے سپرد کر دینے کا نام توکل ہے۔ یہ ایمان کی شرط ہے جیساکہ ارشاد ربانی ہوا فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ خدا پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔

(۶) جب تک نفس مردہ نہ ہو دل زندہ نہیں ہو سکتا۔

(۷) سب سے بہتر پانچ آدمی ہیں (الف) وہ زاہد جو عالم ہو (ب) وہ صوفی جو فقیہہ ہو (ج) وہ دولت مند جو متواضع ہو (د) وہ درویش جو صابر ہو (ہ) وہ مومن جو طریق اہل سنت و جماعت پر عامل ہو۔

(۸) جو شخص نماز کا پابند ہو اور اسے ارکان و آداب کے ساتھ صحیح طور پر ادا کرے ایک نہ ایک دن وہ ضرور نماز کی معنوی برکتوں سے فیضیاب ہوگا اس کے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی اور اسے روحانی طہارت کا کیف حاصل ہوگا۔

(۹) بزرگوں کی طرف سے جو نعمت ملتی ہے اس کی قدر کرنی چاہئے نعمت کا غرور اور بزرگی کی نخوت اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

Scanned by CamScanner

(۱۰) اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلائے۔
(الف) شک سے یقین کی طرف (ب) ریا سے اخلاص کی طرف (ج) خواہش دنیا سے زہد کی طرف (د) تکبر سے تواضع کی طرف (ہ) عداوت سے خیر خواہی کی طرف۔

(۱۱) ریاضت و مجاہدہ میں کوشش کیجیے۔ جب تک تصفیۂ قلب و تزکیۂ نفس حاصل نہ ہو، کامیابی محال ہے۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے علاحدگی اختیار کرنا قربِ الٰہی کی علامت ہے۔

(۱۳) طالب اور سرورِ کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کے مابین شیخ برزخ ہوتا ہے اور شیخ اور خدا کے درمیان حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم برزخ ہیں۔ جو فیضان سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے پہنچتا ہے وہ شیخ کو عطا فرماتے ہیں اور شیخ وہ فیضان طالب کو پہنچاتا ہے۔

(۱۴) علم تصوف جیسی نہیں ہے کہ قرآن و حدیث کی تلاوت سے حاصل ہو۔ بلکہ علم تصوف کسی راہ دیکھے ہوئے شیخ کامل سے ارادت حاصل کر کے اس کی پیروی کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۱۵) سالک کو درد اور محبت چاہیئے۔ نمازیں پڑھنا، روزے زیادہ رکھنا اور قرآن شریف کی تلاوت ہر شخص سے ہو سکتی ہے مگر محبت جو سالک کے لئے بڑا ہی زبردست گُر ہے بغیر ریاضت باطنی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۱۶) صبح کے وقت گریہ وزاری اور دعا و استغفار میں مشغول ہو کہ اس وقت میں اس کا اثر نہایت عجیب ہوتا ہے۔

(۱۷) جو دم ہے غنیمت ہے۔ چاہیئے کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہوتے

چلے گئے، جہاں پر جس طرح ہو سکے خدا کی یاد میں رہے تاکہ اس کی رحمت بے اندازہ ذاکر پر نثار ہوتی رہے۔

۱۸) عبادت اپنی شناخت کا ذریعہ ہے۔ جب تک آئینہ دل کو مصقلہ عبادت سے صاف نہ کرو گے معرفت نفس محال رہے۔

۱۹) دل غیر اللہ سے پاک ہے تو محبوب ہے ورنہ مردود۔

۲۰) کمال شریعت کا نام طریقت ہے۔

کشف و کرامات

اولیاء اللہ کی کرامتیں حقیقت میں نبی کا معجزہ ہیں جو نبی کے بعد ان کے نائبوں اور وارثوں سے صادر ہوتی اور دین کی تقویت اور خلق کی ہدایت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ والرضوان کو خداوند قدوس نے عالم میں تصرف کرنے کی قوت عطا فرمائی تھی اور آپ کے ہاتھ سے بے شمار حیرت انگیز کرامتیں صادر ہوئیں بطور نمونہ ذیل میں چند کرامتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱) جن دنوں حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ، حضرت مولا علی علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہ کر تکمیل سلوک کر رہے تھے۔ ایک مصیبت کا مارا حاضر ہوا حضرت مولا علی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تپ زدہ ہوں۔ جو کچھ کہنا ہے ان سے کہدو یہ تمہارا کام کر دیں گے۔ بالآخر اس نے روتے ہوئے کہا کہ میں ضلع گیا کے جس دیہات کا رہنے والا ہوں وہاں کا زمیندار بہت بڑا ظالم ہے۔ جو ہمیشہ مجھے اور میرے بچوں کو ستاتا اور فصل کو ہلاک کر ڈالتا ہے، وہ کلکتہ آیا ہوا ہے، پتہ چلا ہے کہ وہ آج گھر جا رہا ہے اور وہاں پہونچکر میرے مکان کو آگ لگا دیگا۔ یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ آپ کی زبان سے یک بہ یک نکل گیا

Scanned by CamScanner

اطمینان رکھو وہ گھر نہیں پہنچے گا۔ ایک ہفتہ کے بعد وہ شخص حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ حضور کے فرمان کے مطابق ہی ہوا وہ گھر نہیں پہنچ سکا۔ راستہ ہی میں ٹرین
سے گر کر مر گیا۔

(۲) آپ کے آبائی وطن گوریارہ شریف میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ بہت سے
لوگ مرے ان دنوں آپ کلکتہ میں رونق افروز تھے۔ اور مغرب کے بعد ایک
انگریز کی کوٹھی پر جناب فوجدار میاں مرحوم متوطن سرکانہی شریف کو پڑھانے
جایا کرتے تھے۔ ایک روز دوران تعلیم اچانک آپ کی زبان سے نکلا جاؤ چھوٹ
گیا۔ یہ آواز اتنی گرجدار تھی کہ پوری کوٹھی ہل گئی اور انگریز میاں بیوی گھبرا کر
نیچے آ گئے۔ آواز کے بارے میں پوچھنے پر شاگرد نے بتایا کہ یہ میرے استاذ ہیں
پڑھنے میں غلطی ہو گئی تھی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا ہے۔ انگریز میاں بیوی
جب اوپر چلے گئے تو شاگرد نے حقیقت دریافت کی سخت اصرار کے بعد
آپ نے فرمایا کہ میری بستی میں ہیضہ پھیل گیا ہے۔ ابھی دیکھا کہ میں گوریارہ شریف
میں ہوں اور گاؤں کی ایک ضعیفہ نے بیٹوں کے مرنے کی خبر دیتے ہوئے
اپنے پوتے کی بگڑتی حالت کا ذکر کیا جس پر میری زبان سے نکل گیا جاؤ چھوٹ
گیا۔

یہ کلکتہ کی بات تھی ادھر گاؤں میں سویرے وہ عورت آپ کے در دولت
پر حاضر ہوئی اور لوگوں سے پوچھا کہ سرکار کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ تو کلکتہ
ہیں۔ اس نے کہا کہ کل شام کو میری ان سے یہیں ملاقات ہوئی ہے۔ اور میرے
پوتے کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ جاؤ چھوٹ گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ
میرا پوتا صحت مند ہو گیا۔ سچ ہے۔

جو جذبے کے عالم میں نکلے لب مومن سے — وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے۔

(۳) مرزا پور ضلع کے ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ نے میرے دس سالہ بچے کے انتقال کی خبر وقت سے پہلے دیدی اور فرمایا کہ تسلی رکھیے خداوند قدوس نعم البدل عطا فرمائے گا۔ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق میرا لڑکا انتقال کر گیا اور سال بھر بعد خدا نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

لوح محفوظ ست پیش اولیاء

(۴) مولانا شاہ محمد خطاب صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ سرکار علیہ الرحمہ کے ساتھ کچھیاں جا رہے تھے کہ راہ میں سخت آندھی اور پانی نے ہمیں آگھیرا۔ ہم سب پریشان ہو گئے کہ کتابیں اور سامان برباد ہو جائیں گے لیکن آپ بالکل مطمئن رہے۔ شان خدا کہ راستے کے چاروں طرف زوردار بارش ہوتی رہی لیکن ہمارے قریب ایک بوند بھی نہیں گری۔ میلوں چل کر جب ایک جھونپڑی ملی تو آپ کے فرمان پر ہم لوگ جھونپڑی میں چلے گئے اور اس کے بعد جو موسلا دھار بارش ہوئی تو پورا علاقہ جل تھل ہو گیا۔

(۵) حضرت الحاج الشاہ عبدالحفیظ صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ ایک بار ان کی سسرال موضع بندیا میں جاڑے میں چار بجے رات کو پڑوسی کے گھر میں آگ لگ گئی۔ گھر کے لوگ گھبرا اٹھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ باہر نکلیں تو دیکھا کہ ان کے گھر کے پیچھے حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ عصا لیکر کھڑے ہیں۔ انہیں یقین ہو گیا کہ میرا گھر حضور کی نگرانی میں ہے اور یہی ہوا کہ پڑوسی کا گھر جل کر خاکستر ہو گیا اور ان کا گھر محفوظ رہا۔

(۶) گورپارہ شریف میں دو تین مرتبہ آتش زدگی ہوئی۔ ہر بار پورا گاؤں جل کر خاکستر ہوگیا لیکن آپ کا حجرہ شریف ہر بار محفوظ رہا۔

(۷) حاجی امیر علی صاحب متوطن چاند پور فتح کا نوجوان لڑکا مر گیا۔ اور انکی جائداد کا کوئی وارث نہ رہا۔ لوگوں نے آپ سے صورت حال بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ حاجی صاحب سے کہیئے کہ وہ شادی کریں انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہوگا۔ حاجی صاحب نے ایک نوجوان عورت سے شادی کی۔ قدرت خداوندی کہ سال بھر کے بعد لڑکا پیدا ہوا حضرت شیخ المشائخ نے از راہ مزاح ایک بار فرمایا کہ لوگ کہتے تھے کہ پیدائش کا سلسلہ بند ہوگیا ہے اب تو کھل گیا نا ؟ چنانچہ اس کے بعد ایک لڑکی اور دو لڑکے اور پیدا ہوئے۔

سراپائے اقدس چہرہ مبارک روشن و باوقار، سر مبارک متوسط، آنکھیں سرمگیں، ناک سڈول اور قدرے ابھری ہوئی، دہن مبارک متوسط، دندان مبارک چھوٹے اور چمکدار، رخسار مبارک پر کئی تل تھے لبہائے مبارک نہ بہت موٹے نہ بہت باریک، ریش مبارک گھنی، سینہ متوسط، گردن پُر گوشت، بدن گٹھا ہوا، قامت زیبا متوسط، رنگ گندمی اور چمکدار بھویں باریک، پائے اقدس متوسط، انگلیاں آپس میں ملی ہوئیں، داہنے پاؤں کے تلوے میں جھنڈے کا نشان تھا۔

لباس مبارک لباس میں سادگی بے حد پسند تھی۔ اکثر تہبند یا گول مہری کا پاجامہ، لمبا کرتا اور اس پر صدری استعمال فرماتے سر پہ گول ٹوپی چنن دار اور اس پر عربی رومال کا عمامہ باندھتے تھے۔ دوش مبارک پر سیاہ رومال پڑا رہتا۔ بادامی رنگ کا جوتا پسند تھا۔

Scanned by CamScanner

دست مبارک میں عصا رکھتے۔ سردیوں میں ہمیشہ کمبل اوڑھتے۔

عادات وخصائل | آپ بچپن ہی سے حد درجہ راست باز، متواضع اور قناعت پسند تھے۔ دوست تو دوست، دشمن بھی آپ کے اخلاق کریمانہ سے ساری زندگی شرمندہ رہے۔ ارباب حاجات اور مصیبت زدوں کے لئے ہر وقت آپ کے کرم کا دروازہ کھلا رہتا۔ بیماروں کی عیادت، بیواؤں کی دل جوئی اور یتیموں کی کفالت آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ اپنی بزرگانہ شوکت اور عرفان و تقدس کے شکوہ کا کبھی اظہار نہیں فرمایا۔ سادگی اور مسکنت جسم کے پیراہن کی طرح زندگی کے ساتھ رہی۔ علمائے اہل سنت کے اعزاز اور اکابرین کی توقیر و تکریم میں کبھی اپنی عظمت کو حائل نہیں ہونے دیا۔ سفر و حضر میں اپنے نیازمندوں کا خاص خیال رکھتے۔ لغزشوں پر نہایت نرمی و شفقت سے اشارے کنائے میں تنبیہ فرماتے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حد درجہ عقیدت تھی۔ گیارہویں شریف نہایت تزک و احتشام سے کرتے تھے۔ آپ کا دسترخوان نہایت وسیع تھا۔ ہمیشہ مہمانوں کی آمد ورفت رہتی۔ ہر وارد و صادر کے ساتھ نہایت مسرت و تکریم سے پیش آتے تھے۔

آخری لمحات | محبوبان بارگاہ ایزدی کی روایات کے مطابق حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کا اکثر حصہ آزمائشوں اور بیماریوں میں گزرا۔ سخت تکلیف میں بھی آپ کے معمولات و عبادات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بلڈ پریشر کے مستقل مریض تھے۔ اور جب کبھی دورہ پڑتا تو اور دوسری بیماریوں کا بھی حملہ ہو جاتا۔ عمر

Scanned by CamScanner

شریف جب ستر سال سے بڑھ گئی تو ضعف و نقاہت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ مقامی معالجوں کا علاج جب ناکام ہوا تو داؤدنگر اور پٹنہ کا علاج کیا گیا لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر رجب ۱۳۷۷ھ میں پٹنہ سے خانقاہ شریف واپس آ گئے۔ یکم شعبان کو دامودر پور کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمائی اور ۴ شعبان کو پھر خانقاہ واپس آ گئے۔ ۲۸ شعبان پنجشنبہ کی رات کو حالت نہایت سنگین ہو گئی۔ نبض ڈوب گئی۔ نزع کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ قبر شریف تیار کر لی گئی۔ صبح تک سارے علاقہ میں آپ کے وصال کی خبر پھیل گئی۔ ہر چہار اطراف سے لوگوں کی آمد کا تانتا بندھ گیا۔ لیکن ڈاکٹروں نے وفات کی تصدیق نہیں کی۔ چنانچہ تیسرے دن آنکھ کھلی اور زندگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ ایک مہینے میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ لیکن چند مہینوں کے بعد پھر مرض کا حملہ ہوا۔ اور تکلیف بڑھ گئی ربیع الاول شریف کا پورا مہینہ اسی کرب و اذیت میں گزر گیا، تیسویں ربیع الاول شریف کی صبح سے حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی۔ آواز بند ہو گئی لیکن لطائف کھلے رہے۔ ذکر پاس انفاس خود بخود جاری ہو گیا۔ بعد نماز مغرب جونہی گیارہویں شریف کا چاند نظر آیا۔ یکم ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ شب چہارشنبہ ۱۲ بج کر ۳۵ منٹ پر ارشاد و ہدایت اور ولایت و قطبیت کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سارے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔ صبح تک خانقاہ شریف کے احاطے اور سرکاہی شریف کی گلیوں میں سوگواران کا ٹھاٹھیں مارتا

سمندر لہرانے لگا۔ بعد نماز ظہر غسل کی تیاری شروع ہوئی درود شریف، اور تکبیر و تہلیل کے سرمدی نغموں میں کفن پہنایا گیا۔ ہزاروں کے مجمع عام نے بھیگی پلکوں اور خشک ہونٹوں کے ساتھ ۵ بجے شام کو نماز جنازہ ادا کی اور غروب آفتاب سے قبل آسمان رشد و ہدایت کے خورشید تاباں کو سپرد خاک کر دیا گیا ؎

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے ۔ حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

آپ کے وصال کی خبر سے سارے ملک میں صف ماتم بچھ گئی۔ ایصال ثواب اور تعزیت کی ہزاروں مجلسیں منعقد ہوئیں اور آپ کو خراج عقیدت و نذرانہ محبت پیش کیا گیا۔

سجادہ نشین چونکہ آپ کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی جو آپ کے بعد آپ کی وارث اور خانقاہ کی نگراں ہوتی۔ اس لئے آپ نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں اپنے خواہر زادہ حضرت مولانا الحاج الشاہ صوفی محمد ابراہیم صاحب نور اللہ مرقدہ کو خرقۂ خلافت و سند اجازت عطا فرما کر اپنا جانشین بنا دیا تھا۔ حضرت سجادہ نشین علیہ الرحمہ نے اٹھارہ سال تک نہایت مستعدی و کامیابی کے ساتھ سلسلہ کو ترقی دی اور خلق کثیر آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر عرفان کے مدارج اعلیٰ پر فائز ہوئی۔

خلفائے حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان

شریعت و طریقت کے احکام و مسائل کی تبلیغ، خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی کا فریضہ انجام دینے، لوح دل پر نقش اسماء کے کلمات لکھنے میں مشغول رہنے اور ذکر خدا و ذکر

رسول سے دلوں کا قرار حاصل کرنے والی جس فوج کی ترتیب و تہذیب حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان نے کی تھی۔ اپنے بعد اس عظیم تحریک کی قیادت و سربراہی کے لئے چند نفوس قدسیہ کو مدارج سلوک کی تکمیل کے بعد خلعت ارشاد اور تاج خلافت سے سرفراز کیا تھا۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی مع مختصر حالات زندگی درج کئے جا رہے ہیں۔ طالب سلوک ان نجوم ہدایت میں سے جن کا دامن کرم عقیدت و اخلاص کے ساتھ تھامے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائز المرام ہوگا۔

(۱) حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حنیف صاحب مدظلہ العالی :- آپ موضع بھجن گاواں ضلع مظفر پور کے باشندہ ہیں۔ آپ کو زمانہ دراز تک حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان کی صحبت اور خانقاہ شریف اور دار العلوم علیمیہ انوار العلوم سرکاہی شریف میں خدمت و تدریس کا شرف حاصل رہا ہے۔ تصوف کے مسائل پر مشتمل تین کتابیں (الف) انتباہ الطالبین (ب) ہدایۃ المریدین (ج) اعزاز قادری اور حضرت شیخ المشائخ کے حالات زندگی پر حاوی ایک کتاب انوار قادری آپ نے تصنیف فرمائی ہے اس وقت سلسلہ کے کام میں مصروف ہیں اور ملک کے مختلف حصوں میں آپ کے مریدین کی خاصی تعداد موجود ہے۔ چند افراد کو تکمیل سلوک کے بعد اجازت و خلافت سے نوازا ہے۔

(۲) حضرت مولانا الحاج الشاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمہ :- آپ موضع رکسہ ضلع مظفر پور کے باشندہ تھے۔ فارسی میں استادانہ مہارت رکھتے تھے تعلیم و تدریس میں زندگی کا اکثر حصہ گزرا۔ رشد و ہدایت کا سلسلہ زندگی

پھر قائم رہا۔ آپ کے مریدین مظفر پور اور ویشالی میں خاص طور پر پائے جاتے ہیں۔ آپ نے بیسویں شوال المکرم ۱۳۹۹ھ کو انتقال فرمایا۔ اور بہ مقام بریار پور نرسنڈا تھانہ کانٹی مظفر پور مدفون ہوئے۔ تاریخ وصال پر سالانہ فاتحہ کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔

(۳) حضرت صوفی شاہ محمد اسرائیل صاحب علیہ الرحمہ:۔ آپ تیلینی پاڑہ ضلع ہگلی بنگال کے باشندہ تھے۔ نہایت عابد و زاہد شب بیدار تھے۔ علاقائی سطح پر سلسلہ کے کام کو آپ سے فروغ حاصل ہوا۔ چند سال پیشتر آپ کا وصال ہو گیا اور تیلینی پاڑہ میں مدفون ہوئے۔

(۴) حضرت مولوی صوفی شاہ تبارک حسین صاحب مدظلہ العالی:۔ آپ کا دولت خانہ سرمستا تھانہ کڑھنی ضلع مظفر پور میں ہے۔ اخلاق حسنہ اور صفات بزرگانہ سے آراستہ ہیں۔ رشد و ہدایت کے کام میں بے پناہ محنت کرتے ہیں۔ آپ کے مریدین دھنباد، گورکھپور، دیوریا، نیپال اور مظفر پور ویشالی میں خاص طور پر موجود ہیں۔

(۵) حضرت مولانا شاہ قربان علی صاحب مدظلہ العالی:۔ آپ ٹیاڈومری ضلع چھپرہ کے باشندہ ہیں۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ اولیائے کرام علی الخصوص اپنے شیخ طریقت سے بے پناہ عشق و محبت ہے۔ شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق ہے۔ آپ نے ساغر سرکاہی نام کی نعت و منقبت پر مشتمل ایک کتاب نظم کی ہے۔ جو بارہا چھپ چکی ہے۔ آپ کا حلقہ ارشاد ملک کے کئی اضلاع کو محیط ہے۔ چند اشخاص کو اجازت و خلافت سے بھی نوازا ہے۔

(۶) حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد خطاب صاحب مدظلہ العالی:۔ آپکا

Scanned by CamScanner

دولت خانہ گوپیا ڈومری ضلع مظفر پور میں ہے۔ علم ظاہر و باطن میں خاصہ درک حاصل ہے۔ تقویٰ و طہارت کا مجسمہ اور شرافت و خلوص کا پیکر ہیں۔ وعظ و تقریر اور رشد و ہدایت کے سلسلے میں اکثر حلقۂ اثر کا دورہ فرماتے ہیں۔ کچھ مریدین کو تکمیل سلوک کے بعد اجازت و سند خلافت سے بھی نوازا ہے۔ آپ کے مریدین مظفر پور ویشالی، موتیہاری، چھپرہ اور بلیا وغیرہ میں بکثرت ہیں۔

(۷) حضرت صوفی شاہ جناب علی صاحب علیہ الرحمہ:- آپ کا وطن مالوف حسینی شریف ضلع چمپارن تھا۔ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ رشد و ہدایت کا کام بہت شاندار کیا۔ ایک زمانے تک حضرت شیخ المشائخ کی صحبت و خدمت کی سعادت حاصل رہی۔ آپ کے مریدین مرشد آباد، کلکتہ، چھپرہ، مظفر پور، چمپارن وغیرہ میں بکثرت ہیں۔ آپ نے ۷ ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ کو وصال فرمایا۔ مزار مبارک حسینی شریف میں مرجع خلائق ہے۔ ۶ ربیع الآخر کو سالانہ فاتحہ و عرس کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ آپ کی عظیم یادگار حضرت مولانا صوفی محمد عمر علی صاحب فاضل علیمیہ انوار العلوم دامودر پور رہیں۔ آپ اپنے والد مرحوم کے صفات حسنہ و اخلاق کریمانہ کے سچے وارث اور امین ہیں۔

(۸) حضرت الحاج الشاہ صوفی محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی:- آپ دامودر پور میں اقامت گزیں ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کے خواہر زادے ہیں۔ بنگال، بہار، یوپی، آسام اور اڑیسہ کے اضلاع میں آپ کے مریدین بکثرت ہیں۔ ۱۳۹۵ھ میں جب آپ نے حج و زیارت کے لئے مدینہ پاک و مکہ مکرمہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری حاصل کی تو راقم الحروف حامد القادری غفرلہٗ کو جبل احد، شہدائے احد، مسجد قبا، بیر عثمان

رضی اللہ عنہ جنت البقیع (مدینہ پاک) جنت المعلیٰ، غار ثور، جبل نور، غار حرا (مکہ مکرمہ) جیسے مقامات مقدسہ پر آپ کی خدمت وصحبت کا شرف حاصل رہا۔

(۹) حضرت صوفی شاہ نبی **بخش** صاحب علیہ الرحمۃ:- آپ نے آبائی وطن موضع چھپرہ ضلع مظفر پور سے ہجرت کرکے دامودر پور کو شرف اقامت بخشا پھر تبلیغ وہدایت کے سلسلے میں بنگلہ دیش کو نوازا اور آخر میں چند سال پیشتر انتقال فرما گئے۔ آپ کے مریدین غازی پور، آرہ، اعظم گڑھ اور بلیا وغیرہ میں بکثرت ہیں۔ آپ نے بہت سے مریدین کو تکمیل کے بعد سند اجازت و خرقہ خلافت عطا فرمایا ہے۔ آپکا مقبرہ نہایت عظیم الشان تعمیر کرایا گیا ہے۔

(۱۰) حضرت مولانا صوفی شاہ **شمس الدین** خاں صاحب علیہ الرحمۃ:
آپ پارکسہاں ضلع غازیپور کے رہنے والے تھے۔ کلکتہ میں مستقل طور پر اقامت پذیر تھے۔ خضر پور آپ کی قیامگاہ پر ہر جمعرات کو حلقۂ ذکر ہوتا تھا جس میں آپکے مریدین شریک ہوتے تھے۔ وعظ وتقریر کا آپ کو بہترین ملکہ حاصل تھا۔ آپ بڑے ہی خلیق وملنسار تھے۔ آپ کے ہزاروں مریدین ہیں جسے کلکتہ صوبہ سرحد، ۲۴ پرگنہ، آرہ، گیا، الہ آباد، مونگھاری، غازیپور، چھپرہ، بہار شریف، پٹنہ، دربھنگہ اور ہزاری باغ ومونگیر کے پچاسوں افراد اجازت وخلافت سے نوازے گئے ہیں۔ آوازئے نعت حضرت الحاج الشاہ دیدار علی خاں صاحب غازی پوری علیہ الرحمہ کے عرس پاک میں آپ بھرپور حصہ لیا کرتے تھے۔

(۱۱) حضرت مولانا حکیم **عبد الغفار** صاحب مدظلہ العالی:- آپ بلیا ضلع کے باشندہ ہیں۔ آجکل بنگلہ دیش میں قیام پذیر ہوکر سلسلہ کا کام انجام

Scanned by CamScanner

دے رہے ہیں۔

(۱۲) حضرت حافظ شاہ محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی:- آپ دریا پلی ضلع مظفر پور کے باشندہ ہیں۔ اپنے حلقہ اثر میں رشد و ہدایت کا کام انجام دے رہے ہیں۔

(۱۳) حضرت الحاج شاہ سید شمس الدین صاحب مدظلہ العالی:- آپ رکسہاں ضلع غازیپور کے رہنے والے ہیں۔ آپ بہترین مقرر اور بہترین شاعر ہیں۔ آپ نے کلکتہ، غازیپور، پٹنہ، چھپرہ وغیرہ میں سلسلہ کا قابل ذکر کام کیا ہے۔ کچھ لوگوں کو اجازت وخلافت بھی دی ہے۔ آقائے نعمت حضرت الحاج دیدار علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز کے عرس میں خاص حصہ لیا کرتے ہیں۔

(۱۴) حضرت الحاج الشاہ عبد الغفور صاحب علیہ الرحمۃ:- آپ نے موضع اللہ داد پور سے ترک وطن کر کے دامودر پور کو وطنیت کا شرف بخشا۔ آپ کو اپنے شیخ طریقت سے حد درجہ عقیدت تھی۔ آپ کے مریدین چھپرہ، دربھنگہ، مظفر پور، دیشالی، کلکتہ، بنگلہ دیش وغیرہ میں بکثرت ہیں۔ ۴ / شوال المکرم ۱۳۸۹ھ کو آپ نے وصال کیا۔ دامودر پور میں دولت خانہ کے قریب ہی مدفون ہوئے۔ قبر انور پر عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اپنے صاحب زادے صوفی محمد صادق صاحب کے علاوہ اور چند مریدین کو خلافت سے نوازا ہے۔ سالانہ عرس یوم وصال پر شریعت کی پابندی کے ساتھ منعقد ہوا کرتا ہے۔

(۱۵) حضرت صوفی شاہ دراست حسین صاحب علیہ الرحمۃ:- آپ کا

وطن مالوف سرکاہی شریف ہے۔ آپ نے اپنے شیخ کی سفر و حضر میں تقریباً ۱۲ سال تک خدمت کی ہے۔ تقویٰ و طہارت اور عزت و کرامت میں یگانہ روزگار تھے۔ چند سال پیشتر آپ نے وصال کیا۔ مزار شریف دولت کدہ کے قریب ہی فیض بخش خاص و عام ہے۔

(۱۶) حضرت مولوی صوفی شاہ محمد سعید صاحب علیہ الرحمۃ :- آپ گوریارہ شریف کے باشندہ تھے۔ اپنی عمر کا ابتدائی دور اپنے شیخ کی خدمت و صحبت میں گذارا تھا۔ آپ کے مریدین مظفر پور، دربھنگہ اور گیا میں بکثرت ہیں۔ چند سال پیشتر انتقال کر گئے۔

(۱۷) حضرت مولانا صوفی شاہ محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی :- آپ چاند پور فتح ضلع ویشالی کے باشندہ ہیں۔ اپنے حلقہ ہائے اثر میں سلسلہ کے فروغ کا اچھا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے مریدین مظفر پور، دربھنگہ ویشالی، چھپرہ اور مشرقی اضلاع میں بکثرت ہیں۔

(۱۸) حضرت الحاج الشاہ محمد صدیق صاحب علیہ الرحمہ :- آپکا وطن دارا پٹی ضلع مظفر پور تھا۔ خشیئت و خلوص کا مجسمہ اور اخلاق و محبت کا پیکر تھے۔ دار العلوم علیمیہ انوار العلوم دامودر پور نے آپکے فیض نظامت سے زبردست عروج و ترقی حاصل کی۔ وقت کے تقاضے پر ۱۹۶۹ء میں دار العلوم فیضان العلوم تیغیہ دارا پٹی کی بنیاد رکھی۔ اس دینی درسگاہ نے مختصر سے عرصہ میں پر خلوص جد و جہد، بہترین نظامت و قیادت اور اعلیٰ تدریسی و تعلیمی خدمات کی بدولت معیاری درسگاہوں میں منفرد مقام حاصل کر لیا ہے۔ ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ / ۱۹۷۰ء میں آپکا وصال ہوا۔ دارا پٹی میں مدرسہ کے پہلو میں آپ کو

سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے برادر زادہ حضرت مولانا حافظ عبد السلام صاحب کی
نگرانی میں تاریخ وصال پر عرس کی تقریبات ہر سال انجام پاتی ہیں۔ ملک کے
بہت سارے اضلاع میں آپ کے مریدین ہیں۔ چند افراد کو تکمیل کے بعد سلوک
اجازت و خلعت خلافت سے سرفراز کیا ہے۔

(۱۹) سیدی و ابی حضرت جلالۃ الارشاد الحاج الشاہ محمد ممتازی صاحب قبلہ
مدظلہ الاقدس:- آپ کا وطن مالوف تھتیاں شریف ضلع مظفر پور ہے۔
سنہ ۱۳۳۰ھ کے قریب آپ کی ولادت ہوئی۔ راستبازی، پاکیزگی، جذبۂ اصلاح
اور خدمت خلق جیسی صفات حسنہ سے بچپن ہی سے مزین تھے۔ یوم آغاز ہی سے
جبین مقدس میں عالم قدس کا نور جھلک رہا تھا۔ اور تاریخ خاموشی کے ساتھ یہ شہادت
دے رہی تھی کہ قدرت کی خاص عنایتوں کے خاص گہوارہ کرامت میں تربیت
حاصل کرنے والا یہ درخشاں آگے چل کر امامت و پیشوائی کے منصب جلیل الشان پر
فائز ہوگا۔ چنانچہ جب وقت آیا تو اپنے وقت کے بے نظیر مرشد ہادی طریقت
حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی تربیت خاص میں رکھ کر ادر کن
فکان کا راز سمجھا کر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امامت آپ کے سپرد فرمائی
اور بر سر بزم آنے کی اجازت بخشی۔ مرشد کے حکم کے مطابق آپ نے اپنی حدود
سلطنت میں ارشاد و ہدایت کا کام شروع کیا۔ قدرت نے شخصیت معلی اور
اور طلعت زیبا میں کچھ ایسی تاثیر عطا فرمائی ہے کہ مدت قلیل میں ہزاروں بندگان
خدا نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مذہب اسلام سے بیگانہ بعض
چند افراد نے توبہ کر کے حلقہ اسلام میں اپنے کو داخل کیا۔ ملک کا طول و عرض آپ
کے عاشقان بارگاہ سے آباد ہے۔ غیر ممالک میں بھی آپ کے ارادت مند ہزاروں

Scanned by CamScanner

کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ آپ کے دامن کرم سے وابستہ افراد میں سے اکثر کی زندگیاں اتباع سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء میں آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفا وتعظیما کی حاضری اور فریضہ حج وزیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی سال مدینہ منورہ میں آپ کو قطب وقت حضرت علامہ مولانا سید محمود علی صاحب ہزاروی قدس سرہ العزیز نے اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ حضرت شیخ المشائخ نے اپنی موجودگی ہی میں بہت سے مریدین کی تعلیم وتلقین اور تکمیل وترقی کا کام آپ کو سپرد فرمایا تھا۔ آج بھی خلفائے شیخ المشائخ میں ایسے بزرگ بقید حیات ہیں جنھیں آپ کی تربیت وتعلیم نے درجہ علیا پر فائز کیا ہے۔

بزرگان سلف کی روایات کے مطابق آپ کو بھی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں کٹھیاں شریف سے ہجرت کر کے پھکولی شریف کو اپنی مذہبی واصلاحی سرگرمیوں کا مرکز بنانا پڑا۔ اسی سال پھکولی شریف میں ایک وسیع خطہ ارض پر خانقاہ شریف کی عمارت کھڑی ہو گئی۔ اور ارباب حاجات اور نیازمندوں کو حصول فیض میں آسانی ہو گئی۔

اپنے شیخ کا اتباع کرتے ہوئے نیز بہار، بنگال، یوپی، اڑیسہ اور آسام کے مخلص مریدین وعقیدت مند حضرات کے بار بار اصرار وعرض پر آپ نے یکم محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۶ء بروز یکشنبہ جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادریہ پھکولی شریف کے نام سے ایک عظیم دینی وعلمی تربیت گاہ قائم کی۔ جامعہ نے مختصر مدت میں پرخلوص مساعی، حسن کارکردگی، ٹھوس تعلیمی خدمات اور اعلیٰ نظامت وقیادت کی بدولت ملک گیر شہرت حاصل کر لی ہے۔ فی الحال بانی جامعہ حضرت جلالۃ الارشاد دامت برکاتہم القدسیہ کی نگرانی وسرپرستی میں دس مخلص باصلاحیت مدرسین، چالیس (۴۰) بیرونی مہمانان رسول اور مقامی ڈیڑھ سو (۱۵۰)

Scanned by CamScanner

طلبہ درجہ فاضل تک کے مختلف کلاسوں میں تعلیم و تعلم کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے درج ذیل حضرات کو تکمیل سلوک کے بعد سند اجازت و خلعت خلافت سے سرفراز کیا ہے۔

(الف) مولوی شاہ محمد حنیف صاحب نگواں ویشالی (ب) مولوی شاہ انور علی صاحب جلال پور ویشالی (ج) صوفی شاہ محمد اسحاق صاحب پھکولی شریف مظفر پور (د) مولوی شاہ محمد نصیر الدین صاحب مرزا ویشالی (ھ) راقم الحروف محمد عبد الحمید حامد القادری غفرلہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مدینۃ العلوم پھکولی شریف مظفر پور (و) مولانا شاہ محمد یونس صاحب منی پور ویشالی (ز) مولوی شاہ عبد الشکور صاحب لال گنج ویشالی (ح) مولانا شاہ رحمت اللہ صاحب بھررا مظفر پور (ط) مولانا شاہ عبد الغفار صاحب گوریا مظفر پور (ی) مولانا الحاج الشاہ محمد عبد الحق صاحب ہسی ضلع چمپارن۔

حضرت اقدس کے مریدین مظفر پور، ویشالی، چھپرہ، بنارس، سلطان پور، آرہ، رانچی، جمشید پور، راوڑکیلا، سمستی پور، پورنیہ، کٹیہار، کلکتہ وغیرہ کے علاوہ نیپال، بنگلہ دیش اور پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں حضرت قبلہ مدظلہ الاقدس کے حالات زندگی، کشف و کرامات، ملفوظات و ارشادات، خدمات دین اور اتباع شریعت پر مبسوط کتاب تحریر کی جائے گی۔

(۲۰) حضرت مولانا صوفی شاہ محمد ایوب صاحب علیہ الرحمہ: آپ کا وطن مالوف نولی ضلع غازیپور تھا۔ آپ نے زندگی کا اکثر حصہ جامع مسجد سیتاپارامپور بردوان کی امامت و خطابت اور وسیع پیمانے پر رشد و ہدایت اور تبلیغ و اشاعت حق میں گزارا

Scanned by CamScanner

ہے۔ نہایت خلیق وملنسار، پابند شرع اور تقویٰ وطہارت، خشیت و سکنت کے پیکر تھے۔ آپ نے سینٹ کے فروغ کے لئے بہت مستحکم کارنامہ انجام دیا ہے آپ کے مریدین کاکلٹی، بردوان، سیتارامپور، دھنباد، جھریا، چھپرہ، بلیا، غازیپور آرہ، آسام، مظفر پور اور ویشالی میں بہت وسیع حلقہ ہے۔ حضرت شیخ المشائخ کے مزار پاک کے فرش کی تعمیر میں آپ کا زبردست حصہ رہا ہے۔ آقائے نعمت حضرت الحاج الشاہ دیدار علی خاں صاحب غازیپوری قدس سرہٗ العزیز کے عرس پاک میں آپ نمایاں حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا شاہ غلام محمد یحییٰ صاحب مدظلہ العالی آپ کی تحریک کے سچے علمبردار اور آپ کے اخلاق حسنہ و اوصاف کریمانہ کے صحیح امانت دار ہیں۔

(۲۱) حضرت مولوی شاہ محمد سعید صاحب مدظلہ العالی :۔ آپ دامودر پور۔ مظفر پور کے باشندہ ہیں۔ بغرض حصول معاش ہمیشہ وطن سے باہر ہی رہتے ہیں۔ نہایت متین، سنجیدہ اور خاموش طبیعت کے مالک ہیں۔ اپنے حلقہ اثر میں سلسلہ کا کام انجام دے رہے ہیں۔

(۲۲) حضرت قطب الارشاد مولانا الشاہ محمد ابراہیم صاحب علیہ الرحمہ :۔ آپ حضرت شیخ المشائخ کے خواہرزادہ تھے۔ تقویٰ وطہارت اور علم وحکمت کا بیش بہا حصہ آپ کو حاصل تھا۔ شیخ المشائخ کے خلفاء میں آپ کو نہایت احترام و عقیدت کا مقام حاصل تھا۔ ملک و بیرون ملک آپکے دامن فیض سے وابستہ افراد لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ کی سجادہ نشینی اور خانقاہ آبادانیہ سرکاہی شریف کی وراثت کا اعزاز آپ کو حاصل تھا۔ آپ نے اپنے فرزند اکبر حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ علی احمد صاحب جیدؔ القادری فاضل

Scanned by CamScanner

دارالعلوم علیمیہ انوارالعلوم دامودر پور کے علاوہ مظفر پور، غازیپور، چھپرہ، چمپارن
ویشالی، کلکتہ، رنگ پور، کھلنا، دیناج پور، دھنباد، سعودی عرب وغیرہ عرب و
عجم کے اسّی افراد کو تکمیل سلوک کے بعد اجازت وخلافت سے نوازا ہے۔ دارالعلوم
علیمیہ انوارالعلوم سرکانہی شریف اور دارالعلوم تبلیغیہ انوارالعلوم ماری پور سے
حضرت قطب الارشاد علیہ الرحمہ کی سرپرستی اور حضرت علامہ جنید القادری مدظلہ
العالی کی نظامت میں گراں قدر تعلیمی وتبلیغی خدمات انجام دی ہیں۔ ملک وبیرون
ملک بے شمار درسگاہوں، خانقاہوں، مسجدوں اور علمی وادبی انجمنوں نے دونوں
مدارس کے فارغین علماء، وحفاظ ومشائخ سے زینت حاصل کی ہے۔ حضرت قطب
الارشاد علیہ الرحمہ نے ۱۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳۹۶ھ بروز جمعہ ۹ بجکر ۱۱ منٹ پر داعیٔ
اجل کو لبیک کہا۔ حضرت شیخ المشائخ کے آستانۂ پاک سے متصل جانب جنوب ایک
پختہ عمارت میں آپ کا مزار پاک مرجع انام وفیض بخش خواص وعوام ہے۔ سالانہ
عرس کی تقریبات حضرت علامہ جنید القادری صاحب مدظلہ العالی کی قیادت ونگرانی
میں شرعی قیود واسلامی حدود کی پابندی کے ساتھ تاریخ وصال پر انعقاد پذیر
ہوا کرتی ہیں۔

(۲۳) حضرت حافظ شاہ محمد قطبُ الدین صاحب مدظلہ العالی:- آپ
ضلع مونگیر کے باشندہ ہیں۔ ان دنوں مہرتھا ضلع مظفر پور میں درس وتدریس کا
کام انجام دے رہے ہیں۔

(۲۴) حضرت صوفی شاہ ابوالحسن صاحب علیہ الرحمہ:- آپ موضع بھتغا
ضلع مظفر پور کے باشندہ تھے۔ آپ کا وصال بہت پہلے ہوگیا۔ سلسلہ کا کوئی نمایاں
کام کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔

Scanned by CamScanner

(۲۵) حضرت الحاج صوفی شاہ محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی:- آپ شیاول پور ڈھولی ضلع مظفر پور کے باشندہ ہیں۔ متانت وسنجیدگی کا پیکر جمیل اور خلق و مروت، تقوی و طہارت کا مجسمہ ہیں، آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت گورکھپور، بستی، گونڈہ، مظفر پور و ویشالی وغیرہ تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے صاحب زادہ حضرت مولانا توحید احمد صاحب فاضل علیمیہ انوار العلوم دامودر پور آپ کی صحبت و معیت میں رہ کر رشد و ہدایت، وعظ و تقریر اور پند و موعظت سے خلق خدا کو فیض پہنچانے میں سرگرم عمل ہیں۔ آپ نے بہتوں کو تکمیل سلوک کے بعد اجازت وخلافت سے نوازا ہے۔

(۲۶) حضرت حافظ شاہ محمد احمد کریم صاحب علیہ الرحمہ:- آپ درہی پٹی ضلع مظفر پور کے باشندہ تھے۔ بہت پہلے انتقال کر گئے۔

(۲۷) حضرت الحاج الشاہ محمد عبد الحفیظ صاحب مدظلہ العالی:- آپ کا وطن مالوف راجہ رامپور ضلع مظفر پور ہے۔ لیکن مستقل رہائش کے لئے قریب ہی موضع بنورا ضلع مظفر پور میں عالی شان دولت خانہ تعمیر کرایا ہے۔ کاروبار کے سلسلے میں زمانہ دراز سے ۱۹۴۲ء تا اللہ لین کلکتہ میں اقامت گزیں ہیں۔ حضرت شیخ المشائخ نے بارہا آپ کی قیام گاہ کو اقامت سے نواز کر اسے سرکاری گدی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ آپ کے مریدین بہار، بنگال، یوپی، آسام اور اڑیسہ کے مختلف اضلاع میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ نہایت بااخلاق، متواضع، عالی ہمت اور قدرشناس بزرگ ہیں۔ چند افراد کو اجازت وخلافت بھی عطا کی ہے۔

(۲۸) حضرت حافظ شاہ محمد زین العابدین صاحب مدظلہ العالی:-

Scanned by CamScanner

آپ بہار شریف ضلع پٹنہ کے رہنے والے ہیں۔ چوڑی پاڑہ کلکتہ کی جامع مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اپنے حلقہ اثر میں سلسلہ کا اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۲۹) حضرت مولانا حافظ شاہ محمد نذیر خاں صاحب مدظلہ العالی :- آپ رکسہاں غازیپور کے باشندہ ہیں۔ نہایت پابند شرع، دین دار، بااخلاق متواضع اور حوصلہ مند بزرگ ہیں۔ آپ کے مریدین مظفرپور، چھپرہ گیا اور کلکتہ میں بکثرت ہیں۔

(۳۰) حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حنیف خاں صاحب مدظلہ العالی :- آپ حسن پور ضلع سلطان پور کے باشندہ ہیں۔ خضر پور کلکتہ میں ہولداری کے زمانے میں آپ کا خاص طور پر قیام رہا۔ کتب بینی کا گہرا شوق ہے۔ مسائل طریقت پر گہری نظر ہے اپنے حلقہ ہائے اثر میں سلسلہ کا قابل ذکر کام کیا ہے۔ چند افراد کو اجازت و خلافت سے بھی نوازا ہے

(۳۱) حضرت مولانا شاہ محمد عباس خاں صاحب مدظلہ العالی :- آپ کا وطن محمد پور ضلع اعظم گڑھ ہے۔ ایک زمانہ سے امامت و تدریس کے سلسلہ میں کلکتہ میں اقامت گزیں ہیں۔ آپ سے سلسلہ کو کافی فروغ حاصل ہوا۔

(۳۲) حضرت مولانا شاہ محمد علاء الدین صاحب مدظلہ العالی :- آپ ہرپور رتوارہ ضلع مظفر پور کے باشندہ ہیں۔ فارسی اور اردو میں استادانہ مہارت رکھتے ہیں۔ شعر و شاعری کا اچھا ذوق ہے۔ فی الحال چکنا ضلع مظفر پور میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے مریدین مظفر پور، ویشالی اور چمپارن میں موجود ہیں۔ چند افراد کو خلافت سے نوازا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۳۳) حضرت صوفی شاہ عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالی:- آپ کا دولت خانہ بوجھیاں لال گنج ضلع ویشالی میں واقع ہے۔ کاروباری سلسلہ میں کٹیہار میں قیام فرما ہیں۔ رشد و ہدایت کا کام کر رہے ہیں۔

(۳۴) حضرت مولانا شاہ محبوب عالم صاحب مدظلہ العالی:- آپ گوپالپور ضلع مظفرپور کے باشندہ ہیں۔ درجہ فاضل کی سند بریلی شریف سے حاصل کی ہے امامت و تدریس کے سلسلہ میں آجکل احمدآباد میں ہیں اور سلسلہ کا کام کر رہے ہیں۔

(۳۵) حضرت مولانا شاہ محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی:- آپ خلیفۂ پنجم حضرت مولانا شاہ قربان علی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ رشد و ہدایت کا کام کر رہے ہیں۔ آپ کے مریدین دیوریا، چھپرہ اور گورکھپور میں ہیں

(۳۶) حضرت صوفی شاہ محمد حنیف صاحب مدظلہ العالی:- آپ فی الحال کھلنا بنگلہ دیش میں مقیم ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ المشائخ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔ پیر کامل نے اپنی عمر شریف کے آخری ایام میں بذریعہ ڈاک آپ کو اجازت نامہ عطا فرمایا تھا۔ شیخ کامل کے وصال کے بعد جب آپ کی خانقاہ آبادانیہ سرکاہی شریف میں حاضری ہوئی تو حضرت قطب الارشاد علیہ الرحمۃ نے خرقۂ خلافت مرحمت فرمایا۔ بنگلہ دیش میں سلسلہ کے فروغ کا کام اچھے ڈھنگ سے انجام دے رہے ہیں۔

راہِ سلوک آقائے نعمت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے کہ جو راستے بارگاہ خداوندی تک انسان کو پہنچاتے ہیں وہ دو ہیں۔ ایک وہ راستہ جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور موصل اصل الاصول ہے۔ اس راہ کے واصل بالاصالہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ

والسلام ہیں اور ان کے صحابہ اور تمام امتوں میں سے جن کو اس دولت سے نوازیں اگرچہ یہ کم ہوتے ہیں۔ اس راہ میں توسط نہیں یعنی جو شخص ان واصلوں سے فیض حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی واسطے کے حائل سے فیض لیتا ہے۔

دوسرا راستہ وہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ اقطاب، اوتاد، بدلاء، نجباء، اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں۔ راہ سلوک نام ہے اسی راہ کا۔ اسی راہ کے واصلوں کے پیشوا اور منبع فیض حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور یہ منصب عظیم الشان انہیں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں گویا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک آپ کی پیشانی مبارک پر ہیں۔ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مقام میں آپ کے شریک ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ نے راہ سلوک و محبت کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ طالب صادق کو راہ سلوک و محبت میں چالیس[۴۰] باتوں پر سختی سے کاربند ہونا چاہیے۔

اول دس[۱۰] مقامات بقا۔ توبہ[۱]، ورع[۲]، صبر[۳]، شکر[۴]، فقر[۵]، خوف[۶]، رجا[۷]، توکل[۸]، زہد[۹] اور رضا[۱۰]۔

دوم دس[۱۰] مقامات فنا۔ حرص[۱]، طمع[۲]، بخل[۳]، حرام[۴]، غیبت[۵]، کذب[۶]، حسد[۷]، کبر[۸]، ریا[۹] اور کینہ[۱۰]۔

سوم دس[۱۰] احوال محبت۔ شوق[۱]، انس[۲]، حیا[۳]، اتصال[۴]، قبض[۵]، بسط[۶]، فنا[۷]، بقا[۸]، صحو[۹] اور محو[۱۰]۔

چہارم دس[۱۰] ہدایات سالک۔ برے[۱] کاموں سے پاک ہونا، پھر اچھے[۲] کاموں کی طرف منتقل ہونا، پھر عبادت[۳] کے واسطے منفرد ہونا، پھر عبادت[۴] کے لئے اپنے کو وقف

کر دینا، اس کے بعد عبادت پر مضبوط ہو جانا، بعدہٗ کشف کرنا، پھر نزدیکی حاصل کرنا پھر دعا مانگنا، پھر جہادِ نفس میں مشغول ہونا، پھر درجۂ ولایت حاصل کرنا۔

ان چالیس باتوں پر عمل سالک راہ کو بہت جلد منزلِ مقصود پر فائز کریگا اور معرفتِ خداوندی حاصل ہوگی۔

مقصود راہ سلوک

راہ سلوک کا مقصد مقام رضا کا دریافت کرنا اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے۔ اسی مقام پر اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کا مژدہ روح افزا سے نوازا ہوتا ہے۔ یہی مقام ہے جس پر سعادات کونین و عطایائے رب قدیر مرتب ہیں۔ یہی منزل ہے جو حیات انسانی کی اصل الاصول اور منتہائے فوز و فلاح ہے۔ اسی مقام پر دل عارف سے یہ آواز نکلتی ہے ؎

مانگوں اگر بہشت تو دوزخ نصیب ہو ۔ تیرے سوا ہو کچھ بھی اگر مدعائے دل

شیخ طریقت کی ضرورت اور اس کے آداب

ہمت شیخ کے صیقل کی بدولت آستی - یہی دل آئینہ ذات خدا ہوتا ہے۔

راہ سلوک طے کرنے کے لئے ایک ہادی اور رہنما کی ضرورت ناگزیر ہے۔ جو دین مرید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ بنتا ہے۔ وہی مرشد کامل و مکمل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ راہ سلوک میں مرشد کامل کے دست کرامت پر بیعت ارادت چاہئے بیعت تبرک کافی نہیں۔

بیعت ارادت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے ارادہ و اختیار سے باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ کامل مرشد برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکلیہ سپرد کر دے۔ اسے اپنا حاکم و متصرف جانے۔ اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے۔ کوئی قدم بے اس کی مرضی نہ چلے۔ اس کے لئے بعض احکام یا اپنی ذات میں کچھ اس کے کام اگر اس کے

Scanned by CamScanner

نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں تو انہیں افعال خضر علی نبینا وعلیہ السلام کی مثل سمجھے۔ اپنی عقل کا قصور جانے۔ اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض کبھی نہ لانے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔ غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے۔ یہی بیعت سالکین ومقصود مشائخ مرشدین ہے۔ یہی بیعت اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے۔ شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے، رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔ مرشد کے ساتھ رعایت آداب میں ہوش خضر کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ شیخ اپنے مریدین میں ایسا ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔ زبان کے لب ولہجہ اور سامنے یا غائبانہ ہر جگہ مرشد کا غایت ادب ملحوظ رکھے ۔

نہ گرے اس نگاہ سے کوئی ۔ اور افتاد کیا مصیبت کیا

شیخ طریقت کے شرائط اول شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔ بیچ میں منقطع نہ ہو۔

دوم شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک۔

سوم شیخ عالم یعنی اپنی ضرورت کے لائق علم فقہ و مسائل شرعیہ جانتا ہو۔ عقائد اسلام سے پورا واقف ہو، کفر و اسلام اور ضلالت و ہدایت کا فرق خوب جانتا ہو۔

چہارم فاسق معلن نہ ہو اس لئے کہ پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب، اور دونوں کا اجتماع محال و باطل۔

شیخ کو اخلاق صوفیہ و اعمال صالحہ کا التزام چاہیے۔ تواضع، ایثار، قناعت، سخاوت، محبت و شفقت کا پیکر ہو۔ جدال، غضب، غیبت، تکبر، ظلم، لالچ ریا، تنعم اور دیگر منہیات شرعیہ سے بالکلیہ الگ رہنا چاہیے۔

تصور و محبت شیخ | شیخ کا تصور اور ان سے والہانہ محبت فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا پہلا زینہ ہے۔ سالک کو چاہئے کہ اپنی جمیع مرادات کو شیخ کی مراد پر نثار کر دے۔ اور اس میں فانی ہو جائے پس یہ فنا فی الشیخ فنا فی اللہ کے لئے وسیلہ ہوگا جس پر بقا باللہ کا اعزاز مرتب ہے۔ بنابریں شیخ کے تصور میں غرق رہے اور ان سے گہری عقیدت رکھے۔ کیونکہ یہی چیزیں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لئے وسیلہ ہوں گی جو اصل مقصود راہ سلوک ہے۔

رموز و اسرار طریقت | شریعت کے لئے ایک صورت ہے اور ایک حقیقت ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد نفس امارہ کی سرکشی و طغیانی کے باوجود احکام شرعیہ کا ادا کرنا یہ صورت شریعت ہے۔ اس مقام میں اگر ایمان ہے تو صورت ایمان ہے۔ نماز ہے تو صورت نماز ہے۔ روزہ ہے تو صورت روزہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ صورت شریعت بشرط استقامت موجب فلاح و نجات آخرت و دخول جنت ہے۔ جب صورت شریعت درست کر لی تو ولایت عامہ حاصل ہو گئی اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اب سالک اس لائق ہو گیا کہ طریقت میں قدم رکھے اور ولایت خاصہ کی طرف رخ کرے۔ پھر نفس کو بہ تدریج اطمینان کی جانب کھینچے۔ لیکن یقین جانیں کہ ولایت خاصہ تک منازل وصول طے کرنا اعمال شرعیہ سے وابستہ ہے۔ ذکر الٰہی، مناہی شرعیہ سے اجتناب، ادائے فرائض اور پیر راہ بین و راہ نما کی تلاش اس راہ کا وسیلہ، مامورات شرعیہ اور مقتضیات سلوک سے ہیں۔

غرض شریعت سے چارہ نہیں۔ چاہے صورت شریعت ہو یا حقیقت شریعت۔ اس لئے کہ جمیع کمالات ولایت و نبوت کے اصول احکام شرعیہ ہیں۔ کمالات ولایت

Scanned by CamScanner

صورت شریعت کے نتائج ہیں اور کمالات نبوت حقیقت شریعت کے ثمرات مقدمہ ولایت طریقت ہے کہ اس جگہ ماسوی اللہ کی نفی مطلوب اور غیر و غیریت کا رفع مقصود ہے۔ جب بفضل خداوندی سے ماسوی اللہ تعالیٰ بالکلیت نظر سے مرتفع ہوگیا اور نگاہ میں غیر کا کوئی نام و نشان نہ رہا تو فنا حاصل ہوگیا۔ مقام طریقت انجام کو پہنچا اور سیر الی اللہ تمام ہوا۔ اس کے بعد مقام اثبات یعنی الا اللہ کا آغاز ہے جس کی تفسیر سیر فی اللہ ہے۔ یہی مقام لقا ہے جو حقیقت کا مقام اور ولایت کا مقصد اعلیٰ ہے۔ پس طریقت و حقیقت پر جو فنا اور لقا ہے ولایت کا نام صادق آتا ہے۔ اور نفس امارہ مطمئنہ ہو جاتا اور اپنے کفر و انکار سے باز آکر اپنے مولا تعالیٰ سے راضی اور مولا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

جب فضل خداوندی سے نفس مقام اطمینان میں آکر حکم الٰہی کا فرمانبردار ہوگیا تو اسلام حقیقی میسر ہوا اور حقیقت ایمان حاصل ہوگئی۔ اس کے بعد جو عمل کریگا حقیقت شریعت ہوگی۔ نماز ادا کریگا حقیقت نماز ہوگی، روزہ رکھےگا حقیقت روزہ ہوگی۔ حج کریگا حقیقت حج ہوگی وعلیٰ ھذا القیاس۔

پس طریقت و حقیقت صورت شریعت و حقیقت شریعت کے درمیان متوسط ہوئی۔ جب تک ولایت خاصہ سے مشرف نہ ہوگا اسلام مجازی سے اسلام حقیقی تک نہ پہنچے گا۔ اور جب فضل خداوندی سے حقیقت شریعت جلوہ گر ہوگئی اور اسلام حقیقی میسر ہوگیا تو سالک اس لائق ہوگیا کہ کمالات نبوت اور وراثت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے کامل حصہ پائے۔

آداب راہ سلوک طالب کو چاہئے کہ پہلے اپنے عقائد اہل سنت و جماعت کے مطابق رکھے۔ احکام و مسائل شرعیہ کی تحصیل کرے۔ فرائض پنجگانہ پر مداومت

Scanned by CamScanner

کرے۔ اور دیگر فرائض الٰہیہ کی ادائیگی میں چست رہے حقوق اللہ و حقوق العباد میں کوتاہی نہ کرے۔ اپنے تمام اوقات کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے۔ اکل حلال، صدق مقال، خوف خدا، شرم و حیا، دعا بہ چشم نم، نفس و خواہش کی مخالفت، شب بیداری، نماز نفل، صوم نفل، خاموشی، اپنے کو حقیر و کمتر اور دوسروں کو عزیز و محترم سمجھنا، تکبر و ریا اور سستی و لالچ سے بچنا ان سب پر پابندی کرے۔ تمام پیر بھائیوں سے محبت رکھے۔

شیخ کامل کی دستگیری و اعانت

عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ عہود محمدیہ میں فرماتے ہیں۔ جو کوئی کسی نبی، رسول یا ولی کا وسیلہ پکڑے بیگا ضرور ہے کہ وہ اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرمائیں گے۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت اور دنیا، قبر، حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت ان کی نگہداشت فرماتے ہیں۔ جب تک کہ صراط سے پار نہ ہو جائیں۔ نیز فرماتے ہیں بیشک سب پیشوا، اولیاء، علماء، اپنے اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے اور روح نکلتے، سوال منکر نکیر، حشر و نشر، حساب و میزان اور صراط سے پار کرتے وقت انکی نگرانی کرتے ہیں اور کسی مقام پر ان سے غفلت نہیں برتتے۔

عارف باللہ حضرت عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ العزیز سے نقل کیا ہے کہ وقت وصال آپ نے اپنے مریدین سے فرمایا۔ ہر حال میں مجھے یاد کرو کہ ہر لباس میں میں تمہاری مدد کروں گا۔

حرف آخر

الحمد للہ کہ حالات شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان مسائل طریقت و آداب راہ سلوک کے بیان پر مشتمل یہ کتاب ایک ہفتہ کی کاوش

کے بعد اختتام کو پہونچا۔ اس کتاب کی ترتیب و تصنیف میں حضور سیدی والی جلالت الارث دحضرت الحاج الشاہ محمد نمازی صاحب قبلہ قادری مجددی آبادانی فریدی تیغی کی دعائیں، پیر طریقت حضرت الحاج الشاہ صوفی قربان علی صاحب تیغی کے قیمتی مشورے، برادر گرامی شریک سفر حرمین طیبین حضرت مولوی الحاج نصیرالدین صاحب تیغی راوڑکیلا کی حوصلہ افزائی اور رفیق کار حضرت علامہ مولانا اشرف القادری نیپالی صدر المدرسین جامعہ مدینۃ العلوم کھکولی شریف کی قلمی اعانتیں بہت کام آئیں اور سچ یہ ہے کہ انھیں حضرات کی بدولت یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

میں تہہ دل سے ان تمامی حضرات کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل ان حضرات کو دونوں جہان کی فیروز بختیاں نصیب فرماکر ان کے سایہ ہائے فضل و کرامت کو ہم سب پر محیط فرمائے آمین۔

اس کتاب میں ممکن ہے کہیں کسی طرح کی غلطی یا کوتاہی ہوئی ہو ارباب بصیرت سے درخواست ہے کہ میری لغزشوں سے مجھے سنجیدگی سے باخبر کرکے آئندہ اس کی اصلاح کا موقع نصیب کریں۔ فقط

حامد القادری غفرلہٗ

مدینۃ العلوم کھکولی شریف

مظفر پور

(از:- اشرف القادری الاحمدی نیپالی)

منقبت در شان شیخ المشائخ حضرت شاہ تیغ علی قدس سرہٗ

زیارت بخشدو اک بار بھی اے حسن جانانہ
سنا کرتے ہیں مدت سے تمہاری شان شاہانہ

سلامت دو جہاں کی تیرے نوشوں کو ملتی ہے
قیامت تک رہے آباد ساقی تیرا میخانہ

متاع زندگی ہے آستانہ پاک پر حاضر
قبول بارگہ ہو مرشد کامل یہ نذرانہ

پلا کے چشم سے صہبائے کامل راز داں کر دو
بڑھا اے جان محفل اس طرح لبریز پیمانہ

علی کی تیغ ہو تعریف تیری بس یہی بس ہے
تو اک شمع ولایت ہے زمانہ تیرا پروانہ

خدا و مصطفےٰ کے عشق میں دیوانہ ہو جاؤں
جنون عشق اب بخشدو اے چشم مستانہ

ارادت شرط ہے اس بارگاہ پاک میں آ تو
عطا کرتے ہیں اپنوں کو یہاں جذب کلیمانہ

عیاں محبوبیت کے راز سربستہ نہیں ہوتے
بہت مشکل ہے اے اشرف سمجھنا اور سمجھانا۔

(از اشرف القادری الاحمدی نیپالی)

منقبت در شان جلالۃ الآثار حضرت شاہ محمد نمازی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

فخر ہے مرا مرشد وہ شہ نمازی ہے
نائب رسول حق سید حجازی ہے

جس کی سیرتیں عربی جس کی شوکتیں عربی
جس کے دل کی محفل میں جلوۂ حجازی ہے

صورت منور سے شان حق ٹپکتی ہے
ہر ادا کی صورت میں رنگ پاکبازی ہے

تیرے آستانے کی شان اک انوکھی ہے
ہر گھڑی یہاں پیدا جشن شان غازی ہے

کتنے دل شکستوں نے لطف زندگی پایا
میرے رہنما ایسی تیری دلنوازی ہے

عشق جو مشقت میں تھک کے بیٹھ جاتا ہو
راہ جذب و مستی میں یہ تو خاکبازی ہے

ان کی شان و شوکت کو کیا بیاں کرے اشرف
یہ نہ کوئی رومی ہے یہ نہ کوئی رازی ہے

نوٹ :- بیعت میرے مرشد حضور مفتی اعظم ہند ہیں اور حضرت شاہ محمد نمازی استفاضۃً بلحاظ نسبت شیخ اس لئے اشعار میں نسبت اضافیہ کا استعمال ہوا ہے۔

Scanned by CamScanner

مطبوعہ: دی آزاد پریس۔ سبزی باغ۔ پٹنہ ۸۰۰۰۰۴

Scanned by CamScanner